



سوال

(548) گرمی پڑی معمولی چیز اٹھانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعض دفعہ بازار یا گلی میں کوئی معمولی سی چیز گرمی ہوتی ہے، مثلاً پٹن، سوئی وغیرہ۔ کیا اسے اٹھانا جائز ہے؟ یا اس کے لئے اعلان کرنے کی ضرورت ہے جبکہ ایسی اشیاء کو بالعموم نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں اس کے متعلق راہنمائی فرمائیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بازار یا گلی کوچہ میں گرمی پڑی چیز اعلان کی نیت سے اٹھائی جاسکتی ہے البتہ معمولی اشیاء جن کے گم ہونے سے مالک کو اس کی چنداں پروا نہیں ہوتی، انہیں اٹھایا جاسکتا ہے جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پھڑی، رسی، کوڑا اور اس قسم کی معمولی چیزیں اٹھالینے کی اجازت دی تھی کہ انسان ان سے فائدہ اٹھا لے۔“ [1]

یہ روایات اگرچہ ضعیف ہے لیکن دوسری روایات سے اس کے معنی کی تائید ہوتی ہے، چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عنوان میں الفاظ قائم کیا ہے: ”جب کوئی شخص سمندر میں بہتی ہوئی لکڑی، چابک یا اس جیسی (کوئی انتہائی کم قیمت) چیز پائے (صحیح بخاری للقط) امام بخاری کے اس انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ ابو داؤد کے حوالے سے بیان کردہ روایت اگرچہ ضعیف ہے لیکن اس میں جو حکم بیان کیا گیا ہے وہ دیگر دلائل کی بنا پر صحیح ہے۔ حضرت یعلیٰ بن سرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی معمولی چیز کا اعلان بھی تین دن تک کرنا چاہیے، ممکن ہے کہ مالک کو اس کی ضرورت ہو۔“ [2]

بہر حال اگر گرمی پڑی معمولی چیز کھانے سے متعلق ہے تو اسے اٹھا کر کھایا جاسکتا ہے، اس کے متعلق اعلان کی ضرورت نہیں جیسا کہ حدیث میں ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہ نے ایک گرمی ہوتی کھجور دیکھی تو اسے اٹھا کر کھایا اور فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فساد کر پسند نہیں کرتا۔“ [3]

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نظر انداز کر دیتیں اور اسے دوسرا بھی کوئی نہ اٹھاتا تو وہاں پڑی پڑی خراب ہو جاتی، اس لئے انہوں نے اسے اٹھا کر کھایا، بہر حال ایسی معمولی اشیاء جن کی مالک کو ضرورت نہیں ہوتی اور نہ ہی انکی پروا کی جاتی ہے انہیں اٹھا کر کام میں لایا جاسکتا ہے۔ (واللہ اعلم)

[1] ابو داؤد، اللقطہ: ۱۷۱۔



[2] مسند امام احمد ص ۴۳ ج ۳۔

[3] مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۱۶ ج ۳۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد 4 - صفحہ نمبر: 474

محدث فتویٰ